سوال

کیا نصف شعبان کا روزہ رکھ لے چاہے حدیث ضعیف ہی کیوں نہ ہو؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

ن کے وقت نماز روزہ کے فضائل کے متعلق جو احادیث بھی وارد ہیں وہ ضعیف قسم میں سے نہیں، بلکہ وہ احادیث تو باطل اور موضوع و من گھڑت ہیں، اور اس پر عمل کرنا حلال نہیں نہ تو فضائل اعمال میں اور نہ ہی کسی دوسرے میں.

ت "(2/440-445) اور ابن قیم الجوزیۃ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "المنار المنیف حدیث نمبر (174-177) اور ابو شامۃ الشافعی نے "الباعث علی انکار البدع والحوادث (124-137) اور العراقی نے "تخریج احیاء علوم الدین حدیث نمبر (582) اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے ان احادیث

ر شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی نصف شعبان کا جشن منانے کے حکم میں کہتے ہیں :

ہل علم کے ہاں نصف شعبان کو نماز وغیرہ ادا کر جشن منانا اور اس دن کے روزہ کی تخصیص کرنا منکر قسم کی بدعت ہے، اور شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی"

ر ایک مقام پر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ی کی رات کے متعلق کوئی بھی صحیح حدیث وارد نہیں ہے بلکہ اس کے متعلق سب احادیث موضوع اور ضعیف ہیں جن کی کوئی اصل نہیں، اور اس رات کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں، نہ تو اس میں تلاوت قرآن کی فضیلت اور خصوصیت ہے، اور نہ ہی نماز اور جماعت کی.

ء کرام نے اس کے متعلق جو خصوصیت بیان کی ہے وہ ضعیف قول ہے، لہذا ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کے ساتھ اسے خاص کریں، صحیح یہی ہے"

ر تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

یۃ (511/4).

م :

تسلیم بھی کر لیں کہ یہ موضوع نہیں : تو اہل علم کا صحیح قول یہی ہے کہ مطلقا ضعیف حدیث کو نہیں لیا جا سکتا، چاہے وہ فضائل اعمال یا ترغیب و ترھیب میں ہی کیوں نہ ہو.

ث کو لینے اور اس پر عمل کرنے میں مسلمان شخص کے لیے ضعیف حدیث سے کفایت ہے، اور اس رات کی کوئی تخصیص ثابت نہیں اور نہ ہی اس دن کی کوئی فضیلت شریعت مطہرہ میں ملتی ہے، نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ ہی ان کے صحابہ کرام سے.

امہ احمد شاکر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ر فضائل اعمال وغیرہ میں ضعیف حدیث نہ لینے میں کوئی فرق نہیں، بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ صحیح یا حسن حدیث کے علاوہ کسی چیز میں کسی کے لیے حجت نہیں.

ی (278/1).

ِ تفصیل دیکھنے کے لیے آپ "القول المنیف فی حکم العمل بالحدیث الضعیف" کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.